حلال روزی کی برکات
www.deeneislam.com
حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف صاحب سکھروی مدظلہم
ضبط و ترتیب
محمد عبداللہ میمن

عنوان	صفحہ نمبر
تمہید	۱۰۳
حلال کھانے کے اثرات	۱۰۴
شاہ جی عبداللہ کا واقعہ	۱۰۴
چار آنے کا حسن انتظام	۱۰۵
ہم لوگوں کی بدانتظامی	۱۰۵
آمدنی کم اور خرچ زیادہ	۱۰۶
سکون قناعت میں ہے	۱۰۷
خرچ کم کرنے کی فکر کریں	۱۰۷
اکابرین دیوبند کی دعوت	۱۰۷
دعوت کھانے کا اہتمام	۱۰۸
اس دعوت کے اثرات	۱۰۸
پاکیزہ غذا کے اثرات	۱۰۹
حلال غذا سے شجاعت اور بہادری پیدا ہوتی ہے	۱۰۹
شجاعت اور بہادری کا ایک عجیب قصہ	۱۰۹
میرا بیٹا شکست نہیں کھا سکتا	۱۱۰
طہارت اور حلال غذا کا اہتمام	۱۱۱
تمام مائیں یہ طریقہ اپنائیں	۱۱۱
امام احمد بن حنبلؒ کا ایک واقعہ	۱۱۲
خلاف معمول زیادہ کھانا کھانا	۱۱۳
عام لوگ تہجد گزار ہوتے تھے	۱۱۳
دلوں میں شبہ پیدا ہونا	۱۱۴
حلال کھانے کے انوار و برکات	۱۱۵
عشاء کے وضوء سے فجر کی نماز	۱۱۵
حرام اور مشتبہ غذا سے بچنے کی کوشش کریں	۱۱۶

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حلال روزی کے انوار و برکات

الحمد للّٰہ نحمدہ ونستعینہ ونستغفرہ و نؤمن بہ ونتوکل علیہ، ونعوذ باللّٰہ من شرور انفسنا ومن سیٰات اعمالنا، من یھدہ اللّٰہ فلا مضل لہ ومن یضللہ فلا ھادی لہ، ونشھد ان لا الہ الا اللّٰہ وحدہ لاشریک لہ، ونشھدان سیدنا وسندنا ومولانا محمدًا عبدہ ورسولہ، صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وعلی اٰلہ واصحابہ وبارک وسلم تسلیماً کثیرًا کثیرا۔

اما بعد!

فاعوذ باللّٰہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم

﴿ولقد آتینا لقمٰن الحکمۃ ان اشکر للّٰہ ومن یشکر فانما یشکر لنفسہ، ومن کفر فان اللّٰہ غنی حمید﴾ (سورۃ لقمان:۱۲) صدق اللّٰہ العظیم۔

تمہید

یہ سورۃ لقمان کی آیت ہے، اس آیت کی تفسیر میں سحبان الہند حضرت مولانا احمد سعید صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت لقمان علیہ السلام کا ایک قول نقل فرمایا ہے کہ ”میں نے چار ہزار پیغمبروں کی صحبت اور ان کی خدمت میں رہ کر جو کچھ ان سے سنا اور جو تعلیمات ان سے حاصل کیں، ان سب کا خلاصہ آٹھ باتیں ہیں:

(۱) پہلی بات یہ ہے کہ جب تم نماز میں ہو تو اپنے دل کی حفاظت کرو۔ اس کے بارے میں تفصیل گذشتہ سے پیوستہ جمعہ کو عرض کردی تھی۔

(۲) دوسری بات یہ ہے کہ جب تم دسترخوان پر بیٹھو تو اپنے حلق کی حفاظت

کرو۔ اس نصیحت کے دو پہلو ہیں، ایک یہ کہ حرام غذا سے اپنے آپ کو بچاؤ۔ اس کے بارے میں بھی تفصیل گذشتہ جمعہ کو عرض کردی تھی، جس میں یہ عرض کیا تھا کہ حرام کھانے کی کیا نحوست ہے اور اس میں کیا کیا نقصانات ہیں۔

حلال کھانے کے اثرات

اس نصیحت کا دوسرا پہلو یہ ہے کہ حلال کھانے میں کیا کیا فوائد اور اس میں کیا کیا برکات ہیں؟ اور حلال کھانے کے کیا اثرات ہیں؟ حقیقت یہ ہے کہ اگر انسان حلال کھانے کا اہتمام کرے، چاہے وہ حلال کھانا بہت معمولی کیوں نہ ہو، چٹنی روٹی اور دال روٹی ہی کیوں نہ ہو، تو اس کا اثر یہ ہوگا کہ کھانے والے کے دل میں نور پیدا ہوگا، اور اس نور کے نتیجے میں اس کے دل میں نیکی کے جذبات پیدا ہوں گے، اچھے اچھے کام کرنے کو دل چاہے گا، نیک لوگوں کے پاس بیٹھنے کو طبیعت چاہے گی، نیک بننے کو دل چاہے گا، گناہوں سے نفرت ہوگی، آخرت کی فکر پیدا ہوگی۔ یہ سب حلال کھانے کے اثرات ہیں۔

شاہ جی عبداللہ کا واقعہ

دیوبند میں ایک شاہ جی عبداللہ تھے، درویش اور اللہ والے اور صاحب نسبت بزرگ تھے، انہوں نے اپنے گزارے کے لئے یہ معمول بنا رکھا تھا کہ روزانہ فجر کی نماز پڑھ کر سیدھے جنگل جاتے، اور وہاں سے قدرتی گھاس کاٹ کر اس کی ایک گٹھری بنا کر اور اپنے سر پر رکھ کر منڈی میں جاتے تاکہ اس کو بیچ کر حلال روزی حاصل کریں، چونکہ صاحب نسبت بزرگ اور اللہ والے تھے، اس لئے جو لوگ گھاس خریدنے والے ہوتے تھے وہ شاہ جی کے انتظار میں رہتے کہ کب شاہ جی گھاس لائیں اور ہم ان سے گھاس خریدلیں۔ شاہ جی ایک خاص مقدار کی گھاس لاتے اور اس کو چار آنے میں بیچتے، چونکہ خریدار زیادہ ہوتے تھے، اس لئے جیسے ہی

وہ شاہ جی کو آتا دیکھتے، فوراً ان سے خریدنے کے لئے دوڑ لگاتے، اور شاہ جی کا اصول یہ تھا کہ جو شخص سب سے پہلے اس گٹھری پر ہاتھ لگا دیتا وہ گٹھری اس کو دے دیتے اور اس سے چار آنے وصول کر لیتے، نہ چار آنے سے کم لیتے اور نہ زیادہ لیتے۔

چار آنے کا حسن انتظام

ان چار آنے کو خرچ کرنے میں ان کا حسن انتظام یہ تھا کہ ایک آنہ غرباء اور فقراء اور مساکین پر صدقہ کر دیتے، ایک آنہ اپنی ضرورت کے لئے رکھ لیتے، ایک آنہ اپنی بیٹی کو دیدیتے، اور ایک آنہ دارالعلوم دیوبند کے اکابرین اور بزرگوں کی دعوت کے لئے جمع کر لیتے۔ اس طرح اس چار آنے میں ان کے سارے کام ہوجاتے، دنیا کا گزر بسر بھی ہورہا ہے، اللہ کے راستے میں صدقہ بھی ہورہا ہے، صلہ رحمی بھی ہورہی ہے کیونکہ بیٹی پر خرچ کرنے میں اس کے ساتھ ہمدردی اور صلہ رحمی ہے، اور علماء کرام اور بزرگان دین کی خدمت بھی ہورہی ہے، ان کی دعوت کے لئے بھی پیسے جمع کر رہے ہیں۔ یہ ان کا روزانہ کا معمول تھا۔

ہم لوگوں کی بدانتظامی

میرے شیخ ومرشد سیدی حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے: ہم لوگوں کا حال یہ ہے کہ ہم میں جو لوگ ملازم پیشہ ہیں ان کی ۲۵ تاریخ اور کبھی ۲۰ تاریخ ہی کو تنخواہ ختم ہوجاتی ہے، اور وہ تنخواہ بھی گھر کے اخراجات میں ختم ہوجاتی ہے، یہ نہیں ہے کہ اس میں سے وہ صدقہ وخیرات کر رہے ہیں یا اس کو نیک کاموں میں خرچ کر رہے ہیں، نہ عزیزوں کی خدمت ہورہی ہے، نہ رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی ہو رہی ہے، نہ فقیروں اور مسکینوں کی خدمت ہورہی ہے۔ اگر ان سے کسی نیک کام میں خرچ کرنے کے لئے کہا جائے تو کہتے ہیں کہ ارے بھائی! ہماری تنخواہ تو کچھ ہے نہیں، ہمارا خود کا گزارہ نہیں ہوتا، ہم کسی دوسرے کی کیا خدمت کریں؟ آج تین ہزار والے کا بھی گزارہ نہیں ہورہا ہے، دس

ہزار والے کا بھی گزارہ نہیں ہو رہا ہے، پچیس ہزار والے کا بھی گزارہ نہیں ہو رہا ہے، سب کا یہ حال ہے کہ مہینے کی آخری تاریخوں میں قرض لے رہے ہیں، اور جب پہلی تاریخ آتی ہے تو پھر خوب مرغ مسلّم پک رہے ہیں۔

آمدنی کم اور خرچ زیادہ

یہ سب بدانتظامی کے نتائج ہیں کہ آمدنی کم ہے اور خرچ ہم نے بڑھا رکھے ہیں، اسلامی طریقہ یہ ہے کہ جتنی آمدنی ہو، اتنا ہی خرچ رکھو، بلکہ اس آمدنی میں سے تھوڑی سی بچت بھی کرتے رہو، مگر ہمارے یہاں معاملہ الٹا ہے کہ آمدنی کم ہے اور خرچ بڑھا رکھا ہے، ہر شخص یہ چاہتا ہے کہ میں معاشرے کا سب سے معزز آدمی بن جاؤں، اور اپنا رہن سہن ایسا رکھنا چاہتا ہے کہ کوئی اس کو دیکھے تو یہ کہے کہ یہ کوئی لکھ پتی اور کروڑ پتی ہے، حالانکہ وہ ہزار پتی بھی نہیں۔ اس کی بیٹھک اور ڈرائنگ روم دیکھو تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کسی بڑے مالدار اور سیٹھ آدمی کی بیٹھک ہے، ہر چیز اعلیٰ قسم کی اور باہر کی لگا رکھی ہے، اور اگر اس کے سونے کا کمرہ اور بیڈ روم دیکھو تو معلوم ہوگا کہ وہاں ٹاٹ کے ٹکڑے بچھے ہوئے ہیں۔ یہ سب مغربی تہذیب کی لعنت اور اس کا اثر ہے، جس کے نتیجے میں ہمارے اندر بد نظمی اور دکھاوا رچ بس گیا ہے، یہ نہیں سوچتے کہ ہماری آمدنی کتنی ہے اور اس کے مطابق ہمیں کیسی زندگی گزارنی چاہئے۔ اب آپ ایسا نظم بنالیں کہ جتنی آمدنی اللہ تعالیٰ نے دی ہے، اسی کے اندر اپنا گزارہ کریں، اس مقصد کے لئے جس طرح کا لباس پہننا پڑے، پہنیں، جس طرح کا کھانا میسر آئے، اس طرح کا کھانا کھائیں، لیکن مہینے کی پہلی تاریخ اور آخری تاریخ یکساں ہونی چاہئے۔ اس کا یہ فائدہ ہوگا کہ ہر آدمی اپنی حیثیت کے مطابق زندگی گزارے گا، اور اس کی وجہ سے اس کو کوئی پریشانی نہیں ہوگی، یہ پریشانی تو ہم نے خود پال رکھی ہے کہ آمدنی کم ہے اور خرچ زیادہ ہے، پھر پریشانی کے سوا کیا حاصل ہوگا؟

سکون قناعت میں ہے

سکون اور اطمینان تو قناعت میں ہے، اور قناعت یہی ہے کہ جتنی آمدنی ہے، اس کے مطابق خرچ رکھو، اس سے زیادہ مت بڑھاؤ، تو بس آرام سے مہینہ گزر جائے گا۔

بہرحال، حضرت والا فرمایا کرتے تھے کہ ان شاہ جی کا حسن انتظام دیکھئے کہ یومیہ ان کی آمدنی صرف چار آنے ہے، مگر وہ چار آنے کے اندر صدقہ بھی دے رہے ہیں، صلہ رحمی بھی کر رہے ہیں، علماء کرام کی خدمت بھی کر رہے ہیں، اور اپنا گزارہ بھی کر رہے ہیں، یہ ہے دین اسلام کا بتایا ہوا طریقہ۔ اگر ایک آدمی چار آنے کی آمدنی میں صدقہ دے رہا ہے اور دوسرا شخص چار ہزار کی آمدنی میں سے صدقہ نہیں دے رہا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کی آمد اور خرچ میں کوئی نظم نہیں ہے، بدنظمی کے اندر مبتلا ہے یا پھر مغربی تہذیب کا پیروکار ہے، اس کے نتیجے میں وہ پریشان ہے۔

خرچ کم کرنے کی فکر کریں

ہمارے حضرت والا یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ لوگ آمدنی بڑھانے کی فکر تو کرتے ہیں جو غیر اختیاری ہے، اس لئے کہ ہر انسان کی روزی مقدر ہے، اس سے زیادہ نہیں مل سکتی، لیکن خرچ کو صحیح کرنے کی فکر نہیں کرتے، حالانکہ خرچ کو صحیح کرنا اور خرچ گھٹانا اختیار میں ہے اور آمدنی بڑھانا اختیار میں نہیں، چونکہ غیر اختیاری کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں، اس لئے ہر آدمی پریشان ہے۔

اکابرین دیوبند کی دعوت

بہرحال، یہ حضرت شاہ جی عبداللہ اپنی آمدنی میں سے ایک آنہ جو علماء دیوبند کی دعوت کے لئے رکھتے، جب دو چار روپے جمع ہو جاتے تو اس وقت کے اکابرین دیوبند

میں سے حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا رفیع الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ، حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوھی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ ان سب کی دعوت کرتے، کبھی تو اپنے یہاں کھانا پکاکر ان سب کو بلا کر کھلاتے، اور کبھی ایسا کرتے کہ وہ دارالعلوم میں جاکر وہ رقم ان حضرات کو دیدیتے، اور ان سے عرض کرتے کہ مجھے کھانا بھی اچھا پکانا نہیں آتا، اور پکانے کی فرصت بھی نہیں ہے، آپ حضرات اس رقم سے اپنی پسند کا کھانا پکا کر کھالیں، بس یہ میری طرف سے دعوت ہے۔

دعوت کھانے کا اہتمام

ان اکابر میں حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ ہرفن مولیٰ تھے، کھانا پکانا بھی جانتے تھے، سینا پرونا بھی جانتے تھے، اور بہت سے کام کرلیتے تھے، چنانچہ دوسرے حضرات حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب سے درخواست کرتے کہ آپ کھانا پکائیں، چنانچہ حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب پہلے غسل کر کے کپڑے پہنتے، پھر بازار جاکر ان پیسوں سے سامان لاکر کھانا پکاتے، جب کھانا پک کر تیار ہوجاتا تو باقی حضرات بھی غسل کرتے، پھر حضرت شاہ جی عبداللہ کی دعوت تناول فرماتے۔

اس دعوت کے اثرات

یہ حضرات اکابر فرماتے تھے کہ حضرت شاہ جی عبداللہ کی اس دعوت کا ہمارے اوپر یہ اثر ہوتا کہ ایک ایک مہینے تک ہمارا دل روشن ہوجاتا، اور ہمارے دل میں آخرت کی تیاری کے جذبات ابھر آتے، اور راتوں کو ہم مصلے پر کھڑے ہوکر اللہ کی یاد میں گزارتے، اور دل کی کیفیت بدل جاتی، قلب منور ہوجاتا اور اللہ اللہ کرنے کو جی چاہتا۔ کھانے سے پہلے یہ کیفیت نہ ہوتی، کھانے کے بعد یہ کیفیت نمایاں طور پر ہمیں محسوس ہوتی اور ایک دن کی دعوت کا ایک مہینے تک اثر رہتا۔

پاکیزہ غذا کے اثرات

بات دراصل یہ ہے کہ غذا کے جسم کے اندر جانے کے بعد پورے جسم کو اس کے ذریعہ توانائی پہنچتی ہے، اس غذا سے آنکھوں کو توانائی ملتی ہے، کانوں کو توانائی ملتی ہے، ہاتھ پاؤں کو توانائی ملتی ہے، دل گردوں کو توانائی حاصل ہوتی ہے، جب پورے جسم کو توانائی ملتی ہے تو پورا جسم کام کرتا ہے، آنکھیں دیکھتی ہیں، کان سنتے ہیں، زبان بولتی ہے ـــــ یہ جسمانی طاقت ہے، اسی طرح سے اللہ تعالیٰ نے ہمارے جسم میں جو قوت ایمانی اور قوت روحانی رکھی ہے، حلال غذا سے اس کو بھی تقویت پہنچتی ہے، اس کے نتیجے میں گناہوں کے جذبات دب جاتے ہیں اور نیکی کے جذبات ابھر کر اپنا کام شروع کردیتے ہیں۔

حلال غذا سے شجاعت اور بہادری پیدا ہوتی ہے

حلال غذا کا ایک اثر یہ ہوتا ہے کہ انسان کے دل میں شجاعت اور بہادری پیدا ہوتی ہے اور انسان کے اندر ہمت اور حوصلہ پیدا ہوتا ہے۔ جبکہ حرام غذا سے بزدلی پیدا ہوتی ہے۔

شجاعت اور بہادری کا ایک عجیب قصّہ

شجاعت اور بہادری کا ایک عجیب قصہ میں نے ایک کتاب میں پڑھا، وہ یہ کہ افغانستان کے امیر عبدالرحمٰن خان جو والئ کابل تھے، ان کے دادا امیر دوست محمد خان گزرے ہیں، ان کے زمانے کا یہ قصہ ہے کہ جب وہ افغانستان کے حاکم اور والی تھی، انہوں نے اپنے ایک بیٹے کو اپنا ولی عہد بنایا، اس کے کچھ عرصہ کے بعد افغانستان پر دشمن نے حملہ کردیا، امیر دوست محمد خان نے دشمن سے لڑنے کے لئے اور ان کو شکست دینے کے لئے ایک لشکر روانہ کیا، اور اس لشکر کا امیر اپنے اس بیٹے کو بنایا، اور اس سے کہا کہ تم جاکر دشمن کی سرکوبی کرو اور اس کو بھگا دو، اور

ہمارے ملک کے جتنے حصے پر اس نے قبضہ کر لیا ہے وہ اس سے آزاد کراؤ۔ چنانچہ وہ شہزادہ دشمن کے مقابلے کے لئے روانہ ہوگیا اور دشمن پر حملہ کر کے اس کو بھگادیا، لیکن امیر دوست محمد کو یہ اطلاع ملی کہ شہزادے کو شکست ہوگئی ہے اور وہ دشمن سے ڈر کر بھاگتا ہوا واپس آرہا ہے۔ اس اطلاع سے امیر دوست محمد کو بہت رنج ہوا اور غم ہوا اور افسوس ہوا، اور گھر کے اندر جاکر یہ خبر شہزادے کی والدہ کو سنائی کہ شہزادہ بہت بزدل اور کمزور نکلا، اس کو شکست ہوگئی ہے، اب میدان جنگ سے بھاگ کر واپس آرہا ہے حالانکہ یہ اس کی بہادری اور دلیری کی عمر ہے، شجاعت اور دلیری دکھانے کا وقت ہے مگر یہ بزدل نکلا، دوسری طرف میں نے ولی عہد بھی بنا دیا ہے، اب لوگ کہیں گے کہ تم نے کیسے نالائق اور بزدل کو ولی عہد بنایا جو دشمن کی سرکوبی نہیں کر سکتا، اس لئے مجھے شدید غم اور افسوس ہو رہا ہے۔

میرا بیٹا شکست نہیں کھا سکتا

شہزادے کی والدہ نے جب یہ خبر سنی تو فوراً کہا کہ یہ خبر غلط ہے، یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ شہزادہ شکست کھا جائے۔ امیر نے کہا کہ میرے پاس سی آئی ڈی کی اطلاع ہے، میرے پاس باقاعدہ یقینی خبر آئی ہے کہ وہ شکست کھا چکا ہے، اور تم گھر کی چار دیواری میں بیٹھ کر یہ کہہ رہی ہو کہ یہ خبر غلط ہے۔ جب کچھ دیر گزری تو شہزادہ کے واپس پہنچنے سے پہلے دوسری خبر یہ آگئی کہ شہزادہ دشمن کو شکست دے کر اور فتح یاب ہو کر واپس آرہا ہے۔ وہ بادشاہ جلدی سے گھر گیا اور اس کی ماں سے جاکر کہا کہ ابھی دوسری خبر یہ آئی ہے کہ اس نے شکست نہیں کھائی اور پہلی خبر غلط تھی، بلکہ وہ دشمن کو شکست دے کر اور اس کو بھگا کر فتح یاب ہو کر واپس آرہا ہے، لیکن تم نے گھر کے اندر بیٹھ کر اتنے یقین کے ساتھ کیسے کہدیا تھا کہ اس کی شکست کی خبر غلط ہے۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ وہ شکست کھا جائے، اس کی کیا وجہ تھی؟

طہارت اور حلال غذا کا اہتمام

شہزادے کی ماں نے کہا کہ وہ بات بتانے کی تو نہیں، لیکن آپ اصرار کر رہے ہیں تو بتا دیتی ہوں، کہ بات دراصل یہ ہے کہ جس وقت یہ شہزادہ میرے پیٹ میں تھا، اسی وقت میں نے تہیہ کرلیا تھا کہ حرام تو حرام، میں کوئی مشتبہ لقمہ بھی اپنے حلق سے نیچے نہیں اتاروں گی، کہیں ایسا نہ ہو کہ اس حرام اور مشتبہ لقمہ کے اثر سے یہ شہزادہ بزدل پیدا ہوجائے، اس لئے کہ مجھے معلوم تھا کہ حرام غذا سے انسان کا دل کمزور اور بزدل ہوجاتا ہے، اور حلال غذا سے دل دلیر اور طاقتور ہوجاتا ہے، اور میں آخر تک اسی پر کاربند رہی اور اس کا اہتمام کیا۔ جب یہ پیدا ہو گیا تو اس کے بعد بھی میں نے دو باتوں کا اہتمام کیا، ایک یہ کہ میں نے کبھی ناپاکی کی حالت میں اس کو دودھ نہیں پلایا، بلکہ جب بھی دودھ پلایا تو باوضو ہوکر پلایا، اور سورۃ یٰسین شریف پڑھتے ہوئے دودھ پلایا، اور اس کے دودھ پینے کے زمانے میں بھی میں نے اپنے حلق کو حرام اور مشتبہ غذا سے بچایا، تاکہ کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ حرام غذا میرے پیٹ میں جائے اور اس غذا سے دودھ بنے، اور وہ دودھ اس بچے کے پیٹ میں جائے، اور جس سے اس کی اندرونی صلاحیتیں اور طاقتیں خراب ہوجائیں اور اس کا دل کمزور ہوجائے۔ چونکہ میں نے اس بات کا اہتمام کیا تھا، اس لئے مجھے اس کا پورا یقین تھا کہ یہ شہزادہ بزدل نہیں ہوسکتا، اور جب یہ دشمن سے لڑنے کے لئے گیا ہے تو یقیناً یہ فتح یاب ہوکر آئے گا، اس لئے میں نے یہ کہہ دیا تھا کہ یہ خبر یقیناً غلط ہے۔

تمام مائیں یہ طریقہ اپنائیں

یہ دراصل دین پر یقین تھا کہ دین میں جب بتایا گیا ہے کہ حلال غذا سے بہادری پیدا ہوتی ہے اور شجاعت پیدا ہوتی ہے تو یہ ایک اٹل حقیقت ہے۔ حلال غذا کے باوجود اگر کسی کے اندر شجاعت نہیں ہے تو پھر سمجھ لیجئے کہ اس کو حلال غذا کا دھوکہ ہوا ہے، کیونکہ حرام غذا کے اندر بزدلی پیدا ہونا یقینی ہے، اور حلال غذا کے

اندر بہادری پیدا ہونا یقینی ہے۔ اس خاتون نے بادشاہ کی بیوی ہونے کے باوجود ایسی پارسائی کا ثبوت دیا اور کیسی حلال اور طیب غذا کا اہتمام کیا۔ تاریخ اسلام میں ایسی عورتوں کی بیشمار مثالیں ہیں جنہوں نے ایسے سپوت پیدا کئے، وجہ اس کی یہ تھی کہ خود انہوں نے حلال کا اہتمام کیا اور حلال پر کار بند رہیں، اس کے نتیجے میں ایسی اولاد پیدا ہوئی۔ آج بھی اگر ہم اور ہماری خواتین مل کر یہ اہتمام کرلیں کہ تھوڑا کھالیں گی مگر حلال کھائیں گی تو واقعی ہمارے دلوں کی حالت بدل جائے۔

امام احمد بن حنبلؒ کا ایک واقعہ

حضرت قاری محمد طیب صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ایک واقعہ سنایا تھا کہ ایک مرتبہ حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کو خط لکھا کہ بہت عرصہ ہوا آپ تشریف نہیں لائے، آپ سے ملاقات کو جی چاہتا ہے۔ حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ استاذ ہیں اور حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ ان کے شاگرد ہیں، حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا قیام مصر میں تھا، اس لئے وہاں شوافع زیادہ ہیں۔ جواب میں حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے فوراً اپنا پروگرام لکھ کر بھیج دیا کہ میں فلاں دن فلاں تاریخ کو آپ کی خدمت میں مصر حاضر ہورہا ہوں۔ حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے گھر والوں کو، اپنے ملنے جلنے والوں کو اور دوست احباب اور دوسرے علماء کو ان کے آنے کی اطلاع دی، پھر ان کی دعوت اور ان کے استقبال کا خصوصی اہتمام کیا، اور لوگوں سے بتایا کہ وہ اگرچہ میرے شاگرد ہیں مگر وہ بھی ایک بڑے امام ہیں، اللہ تعالیٰ نے ان کو بڑا مرتبہ عطا فرمایا ہے۔ چنانچہ جس دن ان کو پہنچنا تھا، اس دن امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اپنے شاگردوں اور دوسرے علماء کو لے کر ان کے استقبال کے لئے شہر سے باہر تشریف لے گئے، اس وقت مصر کے جو بادشاہ تھے وہ بھی حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے معتقد تھے، وہ بھی امام صاحب کے ساتھ استقبال کے لئے چلے آئے، اور پھر بادشاہ کے ساتھ اس کے ارکان دولت بھی، وزراء اور امراء بھی آگئے، وقت مقررہ

پر حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ پہنچ گئے، حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کا بڑا شاندار استقبال کیا، اور پھر عزت واحترام کے ساتھ ان کو لے کر گھر پہنچ گئے، اور ان کے لئے بہترین کھانے کا انتظام کیا۔

خلاف معمول زیادہ کھانا کھانا

اس زمانے میں عام طور پر اولیاء اللہ اور بزرگوں کی شان یہ تھی کہ وہ کھانا بہت کم کھایا کرتے تھے اور رات بھر اللہ تعالیٰ کی عبادت کیا کرتے تھے۔ جب حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کھانا کھانے بیٹھے تو دیر تک اس طرح کھانا کھاتے رہے جیسے کئی روز کے بھوکے ہیں، باقی لوگ کھانا کھا کر اٹھ گئے مگر وہ کھاتے رہے، لوگ بہت متعجب ہوئے کہ حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے تو ان کی تعریف کی تھی کہ یہ بڑے اللہ والے اور بزرگ انسان ہیں، مگر یہ تو خوب پیٹ بھر کر کھانا کھا رہے ہیں۔ لوگوں میں اور گھر والوں میں ان کے بارے میں چہ میگوئیاں ہونے لگیں لیکن کوئی کچھ بولا نہیں۔

عام لوگ تہجد گزار ہوتے تھے

پھر جس کمرے میں حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے لئے رات ۔ وقت آرام کرنے کا انتظام کیا گیا تھا، اس کمرے میں حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی بچیوں نے ایک مصلیٰ بچھا دیا، مسواک رکھ دی، استنجاء کے لئے ڈھیلے اور پانی رکھ دیا اور وضو کے لئے لوٹا بھر کر پانی رکھ دیا تاکہ جب وہ رات کو تہجد کے لئے اٹھیں تو انہیں کسی قسم کی کوئی پریشانی نہ ہو۔ اور اس زمانے میں رات کو تہجد کے لئے اٹھنا ایک عام معمول تھا۔

اللہ تعالیٰ بچائے کہ آج ہمارے زمانے میں یہ افسوسناک ماحول ہوگیا ہے کہ صبح آٹھ بجے اور نو بجے اٹھنا ہمارا معمول بن چکا ہے۔ اس زمانے میں تو عام لوگ بھی

تہجد کی نماز پڑھا کرتے تھے، اور قائم اللیل ہوا کرتے تھے، اور جو علماء اور صلحاء تھے وہ تو رات کے وقت عبادت کیا ہی کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو بھی تہجد پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

دلوں میں شبہ پیدا ہونا

بہرحال، حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے رات کو اس کمرے میں آرام کیا اور صبح اٹھ کر فجر کی نماز پڑھنے چلے گئے، جیسے ہی وہ نماز کے لئے نکلے تو حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی بچیاں اس کمرے میں گئیں تو وہاں دیکھا کہ پانی کا لوٹا ویسے کا ویسا پانی سے بھرا ہوا ہے، نہ مسواک استعمال ہوئی، نہ ڈھیلے استعمال ہوئے، اور نہ ہی وضو کے لئے پانی استعمال ہوا، سب کچھ جیسا تھا، ویسا ہی رکھا ہوا ہے۔ اب ان کے دل میں یہ شبہ ہوا کہ شاید رات کو چونکہ کھانا زیادہ کھالیا تھا، اس لئے تہجد کے لئے آنکھ ہی نہیں کھلی۔جب فجر کی نماز پڑھ کر حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ واپس تشریف لائے تو گھر والوں نے حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے کہا کہ آپ نے فرمایا تھا کہ وہ تو بہت بڑے اللہ والے اور بہت بڑے بزرگ ہیں، مگر رات کو انہوں نے کھانا بھی خوب کھایا، اور رات کو ہم نے ان کے وضوء اور استنجاء کے لئے پانی اور ڈھیلے رکھے تھے، وہ بھی استعمال نہیں ہوئے، معلوم ہوا کہ رات کو تہجد کی نماز بھی نہیں پڑھی۔

اب حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کو بھی تشویش ہوئی، لہٰذا انہوں نے حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کو بلایا اور تنہائی میں لے جاکر ان سے پوچھا کہ اس طرح کی باتیں سننے میں آرہی ہیں کہ آپ نے کھانا بھی غیر معمولی طور پر کچھ زیادہ کھایا اور جس کمرے میں آپ کے لئے سونے کا انتظام کیا گیا تھا، اس کمرے میں آخری شب میں استعمال کے لئے جو چیزیں رکھی گئی تھیں، وہ بھی استعمال میں نہیں آئیں، کیا بات ہوئی؟ آپ پہلے تو ایسے نہیں تھے، کیا یہاں سے جانے کے بعد آپ کے مزاج میں کچھ تبدیلی آگئی ہے؟

حلال کھانے کے انوار و برکات

حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حضرت! میرے بارے میں جو باتیں ہورہی ہیں وہ درست نہیں ہیں بلکہ بات کچھ اور ہے۔ بات دراصل یہ ہے کہ میں جس وقت کھانا کھانے کے لئے آپ کے دسترخوان پر پہنچا اور جس وقت میں نے اس کمرے میں قدم رکھا تو میں نے یہ دیکھا کہ اس کھانے کے حلال اور طیب ہونے کی وجہ سے وہ کمرہ نور سے چکا چوند ہو رہا ہے، اور یہ دیکھا کہ آسمان سے لے کر اس دسترخوان تک انوار کی بارش ہورہی ہے، جب میں نے یہ صورت حال دیکھی تو میں نے سوچا کہ شاید اس سے زیادہ حلال اور طیب کھانا مجھے زندگی میں نہیں ملے گا، لہٰذا جتنا بھی زیادہ سے زیادہ اس کو کھایا جاسکے، کھالیا جائے، اس لئے کہ اس کھانے کا ذرہ ذرہ ایمان کو اور دل کو روشن کرنے والا ہے، اس لئے مجھ سے جتنا زیادہ سے زیادہ کھانا کھایا جاسکا کھالیا، اور میں نے یہ نہیں دیکھا کہ کون کتنا کھا رہا ہے، اور کون میرے بارے میں کیا سوچ رہا ہے، جہاں تک مجھ میں کھانے کی سکت تھی میں کھاتا گیا۔ اور پھر حلال کھانے سے بدہضمی بھی نہیں ہوتی، بلکہ وہ سریع الہضم ہوتا ہے اور اندر جاکر جزو بدن بن جاتا ہے اور روح کو منور کرنے کا ذریعہ بن جاتا ہے۔ الحمد للہ میں نے اس کا اثر محسوس کیا، کھانا کھانے کے بعد نہ تو مجھے بدہضمی ہوئی اور نہ مجھے کوئی تکلیف ہوئی۔

عشاء کے وضوء سے فجر کی نماز

پھر کھانا کھانے کے بعد عشاء کی نماز سے فارغ ہوکر جب میں اس کمرے میں پہنچا جہاں آپ نے میرے لئے آرام کا انتظام کیا تھا، وہاں جاکر تو میری حالت ہی بدلی ہوئی تھی، اور سونے کو اور آرام کرنے کو طبیعت ہی نہیں چاہ رہی تھی، اگرچہ میں لمبا سفر کر کے آیا تھا، مگر اس کھانے میں اتنی غذائیت اور توانائی تھی کہ میری تکان بھی ختم ہوگئی اور سستی بھی جاتی رہی۔

اور جب میں سونے کے لئے لیٹا تو مجھے نیند نہ آئی، لہٰذا میں لیٹا رہا اور لیٹے لیٹے قرآن وحدیث میں غور کرتا رہا، حتی کہ پوری رات غور و فکر کرتے ہوئے گزار دی، اور اس رات میں میں نے قرآن وحدیث سے ایک سو مسائل مستنبط کر لئے، اور وہ مسائل ایسے تھے جو اس سے پہلے کبھی میرے ذہن میں آئے بھی نہیں تھے اور نہ ان کی طرف کبھی خیال گیا تھا، لیکن جب آج کی رات میں نے غور کیا تو مجھے ایسا محسوس ہوا کہ قرآن وحدیث کے علوم اور اسرار میرے سامنے کھلے ہوئے ہیں، تمام مسائل کی تفصیل اور جوابات میرے ذہن میں آتے چلے گئے اور صبح تک میں مسائل کا استنباط کرتا رہا، اسی حالت میں صبح ہو گئی۔ یہ سب آپ کے کھانے کا اثر تھا جو رات بھر میں نے محسوس کیا، اس لئے تہجد کے وقت نہ تو لوٹا استعمال کرنے کی ضرورت پیش آئی اور نہ مسواک کی ضرورت پیش آئی، اور وہی عشاء کا وضو میرے لئے فجر میں کام آیا۔ یہ تفصیل سن کر حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے پھر اپنے گھر والوں کو حقیقت حال بتائی، اور جو لوگ ان کے بارے میں غلط قسم کی باتیں کر رہے تھے ان سے کہا کہ تم نے ان کی شان میں گستاخی کی ہے، لہٰذا ان سے معافی مانگو، ان کا تو حال یہ ہے۔

حرام اور مشتبہ غذا سے بچنے کی کوشش کریں

بہرحال، واقعی ہمارے اندر جو دین کا جذبہ نہیں ہے اور دین کی طرف میلان نہیں ہے، جبکہ ہم جانتے ہیں کہ دین برحق ہے اور آخرت برحق ہے اور ہمیں آخرت کی طرف متوجہ ہونا چاہئے، پھر بھی دل اس طرف نہیں آتا، اس کی وجہ یہ ہے کہ ہماری غذا میں مشتبہ غذا کو بڑا دخل ہے۔ اس لئے ہم حرام اور مشتبہ غذا سے بچنے کی کوشش کریں، خود بھی بچیں اور اپنے گھر والوں کو اور اپنے بچوں کو بھی حرام اور مشتبہ غذا سے بچائیں کہ کسی کے پیٹ میں حرام اور مشتبہ غذا نہ جانے پائے، ورنہ اس کے وبال سے نہ بچ سکیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو حلال اور طیب روزی عطا فرمائے اور حرام غذا سے ہم سب کی حفاظت فرمائے، آمین۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین